انتخاب کا عمل، وسعت اور حیاتی اخلاقیات

A1. Making Choices, Diversity and Bioethics

باب کے مقاصد: جانداروں کے استعمال سے مختلف حیاتی اخلاقی مسائل اوران سے منسلک فیصلوں سے متعلق مطالعہ کو حیاتی اخلاقیات کہا جاتا ہے۔ یہ ایک تعارفی باب ہے جو درج مقاصد ظاہر کرتا ہے۔

(۱) حیاتی اخلاقیات کے متعلق یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ یہ ہمیشہ اخلاقی مسائل کا صرف ایک صحیح حل پیش کرتی ہے۔ اخلاقی اقدار اور پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے ایک سے زیادہ ممکنہ انتخاب بھی پیش کرسکتی ہے۔

(۲) بنیادی اخلاقی اصول فیصلہ کرنے میں معاونت کرسکتے ہیں۔

(۳) حیاتی اخلاقیات کا مطالعہ یہ سکھاتا ہے کہ مختلف فوائد، خطرات اور ذمہ داریوں کو کیسے متوازن رکھا جاسکتا ہے۔

کیا آپ نے حال ہی میں کسی مشکل فیصلے کا انتخاب کیا ہے؟

A1.1. Did You Make Any Difficult Choices Recently?

سائنس اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے متعلق سوسائٹی کے سامنے کئی اہم شکوک وشبہات ہیں۔ جو ماحول، انسان کی صحت، سوسائٹی اور بین الاقوامی فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان مسائل کو حل کرنے اور فیصلوں کے اصول بنانے میں مختلف فیلڈز مثلاً آرتھو پولوجی، سوشیالوجی، بیالوجی، میڈیسن، مذہب، نفسیاتی علوم، فلاسفی، ماحولیاتی سائنس اور معاشیات سے ہمیں فہم وفراست اور رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مختلف فلاسفیکل اور مذہبی اقدار رکھنے والی سوسائٹی میں موجود سائنس اور ٹیکنالوجی سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے۔

حیاتی اخلاقیات کی اصطلاح ہمیں حیاتیات اور اخلاقیات کے درمیان تعلق کی یقین دہانی کراتی ہے۔ نئی ٹیکنالوجی ہمارے زندگی کے مسائل کو سوچنے اور سمجھنے کے لئے ایک عمل انگیز (Catalyst) کے طور پر کام کرسکتی ہے۔ چند مثالوں میں ماحولیاتی آلودگی، اعضاء کی پیوندکاری، جینیٹک انجینئرنگ، مضوی مددگار تولیدی ٹیکنالوجیز شامل ہیں۔ گزشتہ چند دہائیوں میں ان ٹیکنالوجیز نے حیاتی اخلاقیات سے متعلق تحقیق کو جلا بخشی ہے۔

سائنسی اور ٹیکنالوجی کی تیز رفتار، ترقی اور اس سے ماحول پر پڑنے والے خراب اور نقصان دہ اثرات کی وجہ سے ہم ان مسائل سے متعلق فیصلوں کو طول نہیں دے سکتے ہیں۔ یہ فیصلے ہر ایک فرد کو زندگی میں سماجی اور معاشی مقام کی پرواکئے بغیر لازمی طور پر کرنے ہونگے۔ ہمارے پاس جتنے زیادہ امکانات ہونگے اتنے ہی زیادہ فیصلے کرنے کا موقع ملے گا۔ ہم اکثر ان اُمور پر تکیہ کرتے ہیں جو ہم نے حقیقی زندگی اور نصابی کتب سے سیکھا ہے۔

A1.2. (Autonomy) ایٹونومی یا شخصی خودمختاری

سوال نمبر ۱: اپنی جماعت کے اطراف دیکھیں اور یہ معلوم کریں کہ آپ اور دیگر لوگوں میں ایسا کونسا کام مختلف ہے؟ نیز آپ اور دیگر اشخاص میں کون سی چیز اور اقدار مشترک اور یکساں ہیں؟

ایٹونومی (Autonomy) یونانی زبان سے ماخوذ ایک لفظ ہے۔ جسکے معنی خودمختاری (Self Rule) ہیں۔ اسکو پہلی مرتبہ قریب قریب 3000 سال قبل شہر اور خطہ کی آزادی کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔ موجودہ دوٗر میں مجموعی طور پر اس کا اطلاق ایک فرد پر بھی ہوتا ہے۔ ہم انفرادی خودمختاری پر کیوں اصرار کرتے ہیں؟ اس مثال پر غور کیجئے۔

یہ مشاہدہ کرنا بڑا آسان ہے کہ افراد مختلف ہیں لیکن اگر ہم اپنے چہروں، جسامت اوران کپڑوں پر نظر ڈالیں جو ہم استعمال کرتے اور پہنتے ہیں۔ جو حقیقتاً ہماری اپنی ذاتی پسند بھی ہوتی ہے۔ ہم یہ فیصلہ کرنے میں بھی آزاد ہیں کہ فٹ بال کھیلیں، کتب کا مطالعہ کریں یا ٹیلی ویژن کے پروگرام کا نظارہ کریں۔ ہمیں اس پر بھی یقین کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے گردوپیش کے افراد کا رویہ ایک ہی طرز کا ہوسکتا ہے۔ بالآخر یہ ہمارا اپنا انتخاب ہے جس طرح ذاتی خود مختاری ہر فرد کا حق ہے۔ اسی طرح ہر فرد پر سوسائٹی کی بھلائی کے لئے فرائض بھی عائد ہوتے ہیں

عوام الناس کی اقدار کے مطابق مساوی افراد کے طور پر عزت کرنا ہم سب کے لئے ایک بڑا چیلنج ہے۔

جدید اخلاقیات کا ایک تاثر یہ بھی ہے کہ تمام عوام الناس مساوی حقوق کے حامل ہیں۔ 1948 میں انسانی حقوق پر یونیورسل ڈیکلیریشن میں بھی اس پر اتفاق رائے تھا اور اسکے بعد انسانی حقوق پر منعقد ہونے والے بین الاقوامی کنونشن میں بھی انسانی حقوق پر مختلف اظہار خیال کے موقع پر اور کئی ممالک کے قوانین میں بھی مساوی حقوق کے تاثر کو اہمیت دی گئی ہے۔ جسکے تحت بنیادی حقوق عالمی حیثیت کے حامل ہیں اور حقوق کو شناخت کر کے تحفظ فراہم کرنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ ہم سیکولر یا مذہبی فلاسفی سے رہنمائی حاصل کر کے انسانی حقوق کی بنیاد ڈالنے کے لئے دلیلوں سے قائل کر سکتے ہیں۔ کہ شخصی خودمختاری ایک بنیادی حق ہے اور افراد کو اسی حق کے تحت آزادی ملنی چاہئے۔

انسانی حقوق کے نظریہ کے مطابق افراد کو اس نظر سے نہ دیکھا جائے کہ وہ سوسائٹی کے لئے کارآمد ہیں یا نہیں بلکہ بلاتفریق فرد کو بنیادی حقوق حاصل ہونے چاہئے۔

سوال نمبر۲: جب آپ ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے جاتے ہیں تو کیا آپ علاج سے متعلق خود فیصلہ کرتے ہیں یا خاندان کے افراد اور ڈاکٹر کو مشاورت میں شریک کرتے ہیں؟

سوال نمبر۳: ذاتی انتخاب میں آپکی حدود کیا ہیں؟

سوال نمبر۴: اپنی روزمرہ زندگی میں اپنے متعلق فیصلے کرتے وقت آپ کن عوامل کو استعمال کر سکتے ہیں؟

سوال نمبر۵: جب ہم اپنے متعلق خود فیصلے کریں تو کیا اسکے نتائج کی ذمہ داری بھی خود قبول کرتے ہیں؟

سوال نمبر۶: آپ کے ملک میں قانونی طور پر ذمہ داریاں لینے کی عمر کیا ہے؟

انصاف A1.3. Justice

دنیا اور سوسائٹی میں موجود دیگر افراد کی خواہشات، خودمختاری اور احترام اوران میں توازن قائم رکھنے کی وجہ سے ہماری اپنی خودمختاری محدود ہوکر رہ جاتی ہے۔ حقوق میں اضافے کے ساتھ اسی تناسب سے ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہونا چاہیے۔ (یہ ہمارا فرض ہے کہ حقوق یا اختیارات کو ذمہ دارانہ طریقے سے استعمال کریں) وہ لوگ جنکا یہ دعویٰ ہے کہ افراد کی خودمختاری کو سوسائٹی کے حقوق پر فوقیت حاصل ہے۔

انہیں یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ سوسائٹی سے کئی افراد کی زندگیاں وابستہ ہوتی ہیں لہٰذا سوسائٹی کے حقوق کا بھی اتنا ہی خیال کرنا ہوگا ہمیں سوسائٹی کے ہر ممبر اور فرد کو مساوی اور صاف شفاف مواقع فراہم کرنے چاہیں۔ ''یہی انصاف ہے''۔ جان راول کی کتاب نظریہ انصاف میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ دنیا کی تشکیل اس لحاظ سے ہونی چاہیے۔ جس میں افراد کے لئے اس کے پیدائشی مقام، جنیاتی اور سماجی حیثیت کی وجہ سے غیر سازگار ماحول موجود نہ ہو۔

سماجی اور قانونی انصاف کے اخلاقی اُصول مختلف ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ قانونی انصاف، عوام اور افراد کے ساتھ ہونے والی بدسلوکی اور نا انصافی کو روکنے کے لئے ایک حد تک وضع کردہ اُصول پیش کرتا ہے۔ جبکہ اخلاقی طور پر ہم اس سے زیادہ اُمید کرتے ہیں۔

مختلف افراد کے مقاصد میں فرق ہونے کے ساتھ انکی اقدار بھی مختلف ہوسکتی ہیں

اختلاف کرنا یا رکھنا انسانی فطرت میں شامل ہے تاہم تمام افراد سے بروقت یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ وہ ایک جیسی اقدار کو ایک ہی طریقے سے متوازن رکھیں گے۔ یہ بھی حقیقت ہے ہر ایک کی رائے میں فرق ہونے کے باوجود ہم اتنے زیادہ مختلف نہیں ہیں۔

انسانی تصورات اور خیالات میں ناکامی کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی سوسائٹی کو دوسری سوسائٹی کے مقابلے میں کم تر اور مختلف انداز سے دیکھ رہے ہوں۔ اس قسم کے خیالات اکثر امتیاز اور تفریق کو جنم دیتے ہیں۔

مستقبل کی نسلیں بھی سوسائٹی کا اہم اور ضروری حصہ ہیں افراد کی فلاح و بہبود کو تحفظ کی فراہمی کے لئے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور ان کی اقدار اور انتخاب کی عزت کرنے کے ساتھ اس کی شخصی خودمختاری پر کچھ حدود (Limits) بھی قائم کرنا ہونگی۔ اُسے درون فیملی انصاف یا انٹر جنریشنل انصاف کہتے ہیں۔ اخلاقیات سے متعلق مختلف نظریات پر بحث دوسرے باب میں کی گئی ہے۔

سوال نمبر ۱۔ ''تمام انسانوں کے حقوق مساوی ہیں'' کیا آپ اس بیان سے متفق ہیں یا نہیں؟ نظریہ، انسانی حقوق سے متعلق قوانین اور حقیقی دنیا کے تاثرات اور وضاحتوں کے درمیان کیا فرق ہے؟

سوال نمبر ۲۔ آج کے دور میں دنیا میں وہ کون سی ایسی چیزیں ہیں جنکے بارے میں آپ تصور یہ کرتے ہیں کہ اگلی نسلیں ان کے مشاہدہ سے محروم رہیں گی؟

سوال نمبر ۳۔ آپ ایسی کیا دنیاوی تدابیر اختیار کرسکتے ہیں جو موجودہ اور آئندہ کے حالات کو بہتر بنا سکیں؟

فوائد A1.4 Benefits

کئی میڈیکل اور صنعتی ٹیکنالوجیز مسائل سے دوچار ہیں کیونکہ وہ جو ٹیکنالوجیز استعمال کر رہی ہیں ان میں فوائد اور خطرات اور نقصانات دونوں شامل ہیں اس سلسلے میں افراد کو یہ وجہ بتاتے ہوئے تاکید کرنا ہوگی کہ وہ تعلقات وہ خطرات سے بچنے کے لئے بہتر حکمت عملی اختیار کریں۔ خطرات کی جانچ اور منافع بخش لاگت کے تجزیہ کو ماحولیاتی سائنس، معاشیات اور میڈیسن میں عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اکثر افراد کو یہ یقین ہے کہ انسانی مخلوق ایک روحانی شے ہے جو خواہشات، محبت، نفرت، لالچ، حرص اور فیاضی میں شراکت دار ہے۔ایک اور فلسفیاتی نظریہ کے مطابق سوسائٹی کو ترقی کی سمت گامزن ہونا چاہیے۔ مستقبل میں تحقیق کے لئے ایک مضبوط دلیل ہے جو زراعت، صحت اور معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے راستہ فراہم کرتی ہے۔کسی چیز کو اچھا کرنے کے لئے ہم جو اقدامات کرتے ہیں اسے اصول بھلائی (Principle of Beneficence) کہتے ہیں۔

ٹیکنالوجی فروخت کرنے والے اس سے متعلق صرف فوائد کو اجاگر کرتے ہیں لیکن انھیں یہ بھی بتانا چاہیے کہ اس سے ممکنہ خطرات اور نقصانات کیا ہو سکتے ہیں؟ موجودہ دور میں فائدے مند ٹیکنالوجی اس کو کہا جائے گا جس میں مسائل اور خطرات پر قابو پانے کی صلاحیت ہو۔ہمیں ہمیشہ اس امر پر توجہ دینا چاہیے کہ یہ کس کے لئے فائدے مند ہے۔اس سے نقصان کا خطرہ کسی کو نہ ہو۔

سوال نمبرا۔ ایسے واقعات پر غور کریں جس پر عمل سے اس توازن کو بہتر بنانے میں مدد ملے جس سے شخصی آزادی اور خودمختاری کے ساتھ آزادنہ فیصلے کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔

سوال نمبر۲۔ ٹیکنالوجیکل ترقی ہی ٹیکنالوجی کی کسی ایک مثال کا انتخاب کیجئے اور اپنے کلاس گروپ میں اس کے فوائد اور نقصانات مضمرات کو شناخت کیجئے۔ اور کلاس کے دوران مختلف اشخاص سے کم ازکم ایک فائدہ اور نقصان کی وضاحت طلب کریں۔آپ ان میں سے کتنوں کے متعلق کیا سوچ رکھتے ہیں۔کیا مختلف ٹیکنالوجیز کے فوائد اور خطرات یکساں ہو سکتے ہیں؟

A1.5. Risk and Precaution خطرات اور احتیاطیں

میڈیسن اور نیچر میں ہم جو کچھ انجام دے رہے ہوتے ہیں نتیجہ اور حاصل ہمیشہ اور یکساں اور صحیح نہیں ہوتا۔غیر حقیقی صورتحال کو ہم ناکامیابی کے خدشے اور کامیابی کی امید سے تعبیر کرتے ہیں اس غیر حقیقی صورتحال اور لاعلمی کی وجہ سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم نئی ٹیکنالوجی کو احتیاط سے استعمال کریں۔

ہماری پوری کوشش ہے کہ اپنے لائحہ عمل میں ہم پر بھر پور توجہ دیں کہ نقصان کو کم سے کم کرنے اور اس سے بچنے کے لئے کیا جا سکتا ہے؟ سائنس اور ٹیکنالوجی کے فوائد اور خطرات میں توازن قائم کرنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔لیکن ہم پہلے مرحلے میں مختلف افراد اور دنیا کے مختلف حصوں میں اس سے متعلق ممکنہ فوائد اور خطرات کو شناخت کریں۔وہ چیزیں جو کئی سالوں سے ہمارے استعمال میں نہیں تھی آج کل ہم استعمال کر رہے ہیں مثلاً کار چلانا، کیمیائی ادویات کا استعمال یا اسکول جانا وغیرہ۔

احتیاطی اصول کی ہم مختلف طریقوں تعریف کر سکتے ہیں لیکن ایک عملی تعریف جس کو یونیسکو نے تجویز کیا ہے اس کے مطابق ایسے خطرات اور نقصانات جو سائنسی طور پر نمایاں اور غیر یقینی نظر آئیں لیکن انسان کے لئے وہ اخلاقی طور سے بھی ناقابل قبول ہوں

ایسی صورت میں خطرات اور نقصان سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

ایسے اقدامات اور امور جو ماحول کو آلودہ کریں اور انسان کے لئے مضر ہوں اور ان سے انسان کی صحت اور زندگی کو براہ راست خطرات لاحق ہوں یا ایسے

اقدامات جن پر انسانی حقوق پر غور وخوض کئے بغیر اور یہ جانتے ہوئے کہ ان سے انسانی حقوق متاثر ہونگے اور مستقبل کی نسلوں پر بھی برے اثرات پڑیں گے، ان سب کو ہم اخلاقی طور پر نا قابل قبول تصور کرتے ہیں۔

ان سب اقدامات کا تجزیہ سائنسی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے اور منتخب جاری عمل پر نظر ثانی کرنے کے لئے بھی مسلسل تجزیہ ضروری ہے۔ کسی بھی جاری عمل میں صحیح سمت میں اقدامات یا مداخلت ابتدا سے پہلے ہی کر لینی چاہیے تا کہ نقصان کو کم سے کم کیا جا سکے، اقدامات کو منتخب کرنے سے پہلے نقصان کی نوعیت اور ان کے عملی اور غیر عملی، دونوں حالتوں میں ان سے مرتب ہونے والے اخلاقی اثرات کی جانچ بھی ضروری ہے۔ شریک طریقہ عمل کے انتخاب کا فیصلہ نتائج کو دیکھتے ہوئے کرنا چاہیے۔

نئی ٹیکنالوجی کو استعمال نہ کرنے سے بھی نقصان کا خطرہ رہتا ہے۔ اگر ہم کسی نئی چیز پر عمل نہ کریں اور صرف موجودہ طریقہ کار ہی جاری رکھیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کوئی نئی چیز کو استعمال کرنے میں نا کام رہے، یہ بھی ایک قسم کا نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔

سوال نمبر ا۔ کیا آپ کے ذہن میں کوئی ایسی ٹیکنالوجی ہے جس کے متعلق آپ تصور کریں کہ اس کا استعمال دور حاضر میں خطرناک ہوسکتا ہے؟ اگر ایسا ممکن ہے تو موجودہ دور میں کسی ایسی ٹیکنالوجی کی نشان دہی کریں جو اس خطہ میں مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے استعمال ہو رہی ہے؟ اگر ماضی پر نظر ڈالیں تو کیا آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ جدید اور موجودہ ٹیکنالوجی بھی نقصان دہ ہوسکتی ہے؟ ہم کسی بھی ٹیکنالوجی کی جانچ کس طرح کر سکتے ہیں۔

اخلاقیات، تاریخ اور زندگی سے محبت کے حوالے سے

(A2. Ethics in History and Love of Live)

اس باب میں درج ذیل مقاصد کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱) حیاتی اخلاقیات کا ادب، آرٹ، موسیقی، ثقافت فلاسفی اور مذہب کا تاریخی حوالے سے تصور

(۲) حیاتی اخلاقیات میں طبی اور ماحولیاتی اخلاقیات کے علاوہ مختلف نوعیت کے مسائل

(۳) اخلاقیات کے کئی نظریات میں ان سب کا بنیادی عنصر زندگی سے محبت اور اسکی قدر کرنا ہے۔

اخلاقیات اور فرائض زندگی کے اصولوں کی تعریف (A2.1 Definitions of Ethics and Morals)

اس باب میں لفظ اخلاقیات (Ethics) استعمال ہوا ہے لیکن کیونکہ مورال (Moral) کا لفظ بھی اخلاق/اخلاقیات کے حوالے سے استعمال میں آتا ہے لہٰذا کچھ مصنفین مورال کی اصطلاح بھی اخلاقیات کے حوالے سے استعمال میں لا سکتے ہیں۔

یہ تعریف UNESCO/ IUBS/ Eubios Bioethics Dictionary سے حاصل کی گئی ہے۔

اخلاقیات ایک نظام ہے جس میں اخلاقی اصولوں اور معیار کے تحت جانداروں سے سلوک کیا جاتا ہے۔

(۱) اصولوں کے اسی نظام کے ذریعے انسانی عمل اور تجاویز کے اچھے اور برے ہونے کی جانچ کی جاتی ہے۔

(۲) قوانین اور معیار بندی کا ایسا نظام ہے جس کے ذریعے انسانوں کے ایک مخصوص طبقہ یا پیشہ سے متعلق رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

(۳) اخلاقی اصولوں اور اقدار کا مجموعہ ہونا چاہئے جسے مخصوص مذہب اور عقیدہ یا فلاسفی تسلیم کرے۔

(۴) یہ انفرادی بنیادی حقوق سے متعلق اصول اور ضابطہ کا نظام ہے جو اخلاقی طرز عمل سے متعلق وہ صلاحیت پیدا کرتا ہے جسکے ذریعے مرتب ہونے والے اثرات اور نتیجہ کو قبل از وقت سمجھ کر کسی ایک مثبت طریقہ یا عمل کو منتخب کیا جائے۔ (لاطینی Ethicus یا یونانی Ethikos جس کے معنی شخصیت اور کردار کے ہیں)

روائیتی اخلاقیات کو حقیقی اخلاقیات (Substantial Ethics) یا میٹا اخلاقیات (Meta Ethics) میں تقسیم کیا گیا تھا۔

حقیقی اخلاقیات کا تعلق اس سے ہے کہ ''قوانین کیا ہیں'' ان کی افادیت پسندی (Utilitarian) اور جرمن فلاسفر کانتیان (Kantianism) کے نظریات شامل ہیں کئی جگہ یہ دونوں نظریات عملی نفاد پر متفق اور رضا مند ہیں۔ جیسا کہ کانتیازم میں کسی بھی عمل کا اثر براہ راست اسی شخص پر ہونا چاہیے۔ جس سے متعلق یہ عمل ہو، نا کہ اپنی مقصد براری اس کا مطمع نظر ہو، جب کہ افادیت پسندی کے نظریہ کے تحت عمل کا جائزہ اسکے متوقع اثرات پر منحصر ہے جیسا کہ اچھا عمل لوگوں میں خوشی کا باعث اور برا عمل زود رنجی کا سبب ہوتا ہے۔

اخلاقی معیار (Moral)

(۱) انسان کے عمل اور کردار میں اچھائی اور برائی کی جانچ اور شناخت سے متعلق ہے۔

(۲) سبق یا اصول یا تو ان میں خود موجود ہوتے ہیں یا پھر کسی افسانہ/ کہانی اور واقعہ سے اخذ کئے جاتے ہیں۔

(۳) عادات اور قوانین کے مطابق برتاؤ اور سلوک خاص طور پر جنس کے حوالے سے صحیح اور غلط معیار کا تعین

اخلاقیات کا فلسفہ (Moral Philosophy)

اخلاقیات کی فلاسفی یہ ہے کہ کردار اور سلوک میں اچھائی یا درستگی کی نصیحت کے ساتھ اسکی بھی آگاہی بخشنی چاہئے کہ سلوک سے متعلق مقررہ ضابطوں کے لحاظ سے اچھائی اور برائی کے کیا معنی ہیں۔

علم اخلاق (Morality)

صحیح اور غلط برتاؤ/ سلوک سے متعلق قابل قبول معیار کو عمومی طور پر علم اخلاق کہا جاتا ہے۔

اخلاقیات کے نظریات (A2.2 The Theories of Ethics)

اخلاقیات کے نظریات کو تاریخ کے مقابلے میں یہ فوقیت حاصل ہے کہ تاریخ کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ یہ عمل، اثرات/انجام اور وجوہات پر توجہ دیتی تھی یا نہیں۔

ایسے نظریات جن میں صرف عمل کو بنیاد بنایا گیا ہو۔ اُن میں علم الفرائض (Deontological theories) کے نظریہ سے مطابقت ہو سکتی ہے۔ جو حقوق اور فرائض دریافت کرتے ہیں۔ اسکے برعکس اثرات اور انجام کی بنیاد پر بنائے گئے نظریات (Teleological) میں مظاہر قدرت کی تشریح نمایاں ہوتی ہے۔

اگر ہم زندگی کی راہ پر چلتے ہوئے کسی شخص کی شبیہہ استعمال کریں، ماہر فطریات (Deontologist) یہ سوچیے گا کہ فیصلہ کب اور کیا کرنا ہے۔ جبکہ فرائض دان منصوبہ بندی کی پیروی کریگا۔

جب ظاہری پیچیدہ اخلاقی اقدار اور رویوں کے انتخاب کا سامنا ہو تو اسکے تجزیہ کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم ایسی صورتحال میں اخلاقی صورتحال کو پس و پیش ڈالتے ہوئے ایسے مسائل کا قابل قبول حل تلاش کریں۔ مثال کے طور پر: اگر کوئی ایسا شخص جو کینسر کی وجہ سے موت و زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہے دکھ اور درد سے چھٹکارہ اور راحت دینے کیلئے اگر ہم دوا کے طور پر چرس دیں تو ہمیں تین پہلوؤں کو ضرور زیر غور لانا چاہئے۔

(۱) دی گئی دوا/چرس کا عمل (جو کہ کئی ممالک میں ممنوع اور غیر قانونی ہے)

(۲) چرس/دوا دیئے جانے کے دوران درد کم ہونے کے اثرات (یہ اثرات سائنسی طور پر غیر یقینی ہوتے ہیں)

(۳) مدد کرنے کا مقصد مثلاً دی جانے والی چرس جسکے اثرات اور عمل مکمل طور پر سمجھ میں نہ آتا ہو (کیا کوئی ہیں)

انفرادی اور شخصی انتخاب کو پسند کرنے یا برداشت کرنے کا کیا مقصد ہے جبکہ اسی کمرہ میں موجود دیگر افراد اُس کی بو کو پسند نہ کریں۔

ذیل میں دیئے گئے نظریات مختلف طبقوں میں مکمل اخلاقی ہم آہنگی پر مرکوز ہیں۔ ان نظریات کو حیاتی اخلاقیات سے قریب تر لانے کی ضرورت ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ اخلاقیات سے متعلق مختلف نظریات کی موجودگی میں ہم میں سے زیادہ تر لوگ یقینی طور پر اخلاقی مشکلات کو حل کرنے کیلئے ان نظریات میں موجود اصولوں کی آمیزش کرتے ہیں۔

کئی اخلاقی نظریات جنکی بنیاد مذہب پر ہے۔ وہ علم الفرائض (Deontological) سے متعلق ہیں۔ اور اس میں مذہبی اصولوں اور قانون کی پیروی کی جاتی ہے۔ سائنسی اور دنیاوی خیالات جو عمل اور سوشیولوجیکل تحقیق میں موجود ہیں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دنیا میں قریب قریب 90 فیصد لوگ سائنس کے مقابلے میں مذہب ہی کو اپنی زندگی میں رہنمائی کا اہم ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اخلاقیات سے متعلق سوالوں میں اکثر اشخاص مذہب ہی کو رجوع (Refer) کرتے ہیں۔ یا فرائضی اخلاقیات کے نمونہ، معیار اور اقدار پر عمل کرتے ہیں۔

حیاتی اخلاقیات سے متعلق کسی بھی نظریہ میں دنیا میں موجود اہم مذاہب اور عقیدہ کے عام رجحانات جو کہ دنیا کے تمام افراد کے لئے قابل قبول ہوں اور لوگوں میں چند بنیادی اختلافات برداشت کرنے کی صلاحیت بھی ہونی چاہئے ہے۔ تا کہ اُن کا اطلاق کیا جاسکے۔

اخلاقی نظریات جو انجام اور اثرات (Consequences) پر غور کرنے کے بجائے صرف عمل پر توجہ دیتے ہیں۔

ذرا اخلاقی قوانین پر غور کیجئے یہ قوانین مختلف قسم کے ہیں۔ معاون قوانین (Instrumental Rules) وہ ہیں جو یہ تجویز کریں کہ ہم جو عمل کر رہے ہیں۔ ان پر ہمیں پختہ یقین ہونا چاہئے کہ یہ مقصد حاصل کرنے میں ضرور حصہ بنیں گا۔ مثال کے طور پر آپ یہ یقین کرلیں کہ آپ نے سبزیوں کو کھانے سے پہلے اچھی طرح واش کرلیا ہے۔ (اس لئے آپ بیمار نہیں ہونگے) لیکن جب یہ اشیاء ریسٹورنٹ میں آتی ہیں۔ تو ریسٹورنٹ، اتھارٹی کی طرف سے تجویز کردہ اور وصول شدہ چند معاون قوانین اور ہدایات پر بھی عمل کرتا ہے۔ مثلاً ٹوائلیٹ باورچی خانہ میں نہیں ہونا چاہئے۔

یہ فیصلہ کرنا بھی ایک مسئلہ ہے کہ کن قوانین کی پیروی کرنا چاہئے۔ کیونکہ کچھ قوانین ایسے ہوتے ہیں جن سے ہر ایک کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

ارسطو، نے اپنی کتاب، نکومیکم اخلاقیات (Nicomachean Ethics) میں تحریر کیا ہے۔ کہ علم الخلاق ''حتمی اچھا'' یا ''بہت اچھا'' حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ''اس بات کو ہم تسلیم کر سکتے ہیں''، لیکن اس سوال کا جواب تشنہ رہتا ہے کہ ہم حتمی اچھے کی کیا تعریف کریں؟ حتمی اچھے کو اکثر خوشی و مسرت سے تعبیر کیا جاتا ہے جو ہمیں فطری اور افادیت پرستی میں سے کسی ایک نظریہ کی طرف لے جا سکتی ہے۔ افادیت پرستی کسی بھی عمل کے نتائج اور اثرات پر نظر رکھتا ہے۔ نظریہ کی بنیاد جرمی بنتھم (Jeremy Bentham,1748-1832) اور جان اسٹارٹ مل (John Stuart Mill, 1806 - 1873) کے کام پر ہے۔ جس میں مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے اسکالرز اخلاقیات سے متعلق تاریخی پس منظر کے حوالے سے مماثلت پائی جاتی ہے۔ ''مثلاً'' چھٹی صدی قبل مسیح (6th Century BC) میں موٹا زو (Mo Tzu) نے چین میں یہ پڑھایا ''منافع بخش حقوق پر اصرار کا اصول یہ ہے کہ ہم ہمیشہ درست بات کو بیان کرتے وقت خوشی اور راحت کو تکلیف پر اچھائی کو نقصان یا برائی پر اور مثبت اقدار کو منفی اقدار پر زیادہ متوازن کریں۔

ابتدائی طور پر وہ فلاسفر جو اس طرح کی سوچ کی تکلیف کرتے ہیں اُن کا حقیقی مرکز نگاہ ان اقدار پر ہوتا ہے جس سے خوشی اور راحت حاصل ہو۔ حال ہی میں دیگر فطری اقدار جن میں دوستی، معلومات، صحت، خوبصورتی، تفریح گہرے اور حقیقی ذاتی تعلقات کو بھی اس میں شامل کر لیا گیا ہے۔ افادیت پسندی کا تصور ظاہری طور پر منصوبہ ساز اور ٹھہرا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن اسکے بنانے والے اور دیگر اسکو بھائی جیسی محبت کا اظہار تصور کرتے ہیں۔ افادیت پسندی اندرونی اور باہمی طور پر منتقل ہوتی ہے۔ ہم اس بحث کا اطلاق اگلی نسلوں پر بھی کر سکتے ہیں اس طرح ہم انسانی تولید کے حوالے سے اٹھنے والے سوالوں کا معائنہ بھی کر رہے ہوتے ہیں۔

اگر کسی بھی عمل یا صورت حال کے نتائج میں معمولی فرق ہو تو اس بات کا قوی امکان رہتا ہے کہ کوئی واضح یقینی نتیجہ سامنے نہ آئے۔ لوگوں کی اکثریت اس بات کو غلط تصور کرتی ہے کہ وعدہ خلافی کی جائے یا کسی بھی وعدہ کو توڑا جائے، اور اپنے فیصلے وعدے کے مطابق کرنا چاہیے۔ تمام سوسائٹیز چند اقسام کے پراپرٹی حقوق کو تسلیم کرتی ہیں۔ لیکن اکثریت کو یہ قبول نہیں ہوگا کہ امیروں / دولت مندوں سے چھین کر غریبوں میں تقسیم کر دی جائے۔ حالانکہ ان سے زیادہ لوگوں کی مدد کی جا سکے گی۔ تاہم کئی سوسائٹیز ٹیکس کے مختلف پیمانوں کو قبول کرتی ہیں۔ ٹیکس کا پیمانہ آمدنی میں اضافے کے ساتھ بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔

زیادہ تر لوگ بُرے / خراب کے مقابلے میں اچھے مقاصد کو سراہتے ہیں۔ حالانکہ نتیجہ بعض اوقات ایک جیسا بھی ہو سکتا ہے۔ نتیجہ اور انجام کے لحاظ سے تصور، نظریہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی اجازت دے سکتا ہے۔ اس طرح اس عمل سے بعض اوقات شخصی آزادی محدود ہو سکتی ہے۔

افادیت پرستی کے نظریہ (Utilitarianism) میں ایک اور اخلاقی مسئلہ یہ ہے کہ اکثریت کی غرض کی وجہ سے اقلیت کی غرض اور افادیت پرستی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ (کیونکہ استعمال اور فائدہ انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح کے مسائل کا تعلق اور حل جمہوریت اور ریفرنڈم کے نظام سے ہوتا ہے جسکے ذریعے ہم عوامی پالیسیاں اور قانون کے متعلق فیصلہ اور نظر ثانی کر سکتے ہیں۔ اگر کسی عمل سے کچھ افراد اور دیگر جاندار ناخوش بھی ہوں تب بھی افراد کی اکثریت کو زیادہ عرصہ اور وقت کیلئے خوش رکھنا بہت اہمیت کا حامل ہے تاہم افراد کو خوشی دینا اور راحت پہنچانا، محبت کے مرکزی مقاصد میں شامل ہے۔

سوال نمبر ۱: کیا آپ یہ خیال کر سکتے ہیں کہ آپ بہترین کر کے بہت اچھے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں؟

اخلاقی بلندی (Virtue Ethics) کا مطلب یہ ہے کہ ہم کسی بھی شخص کے اخلاقی فیصلوں کی جانچ اسکی نیت، ارادہ، اور مقصد کے ذریعے کریں۔ مثال کے طور پر ڈوبتے ہوئے شخص کو بچانے کیلئے دریا میں چھلانگ لگانا اچھا اور نیک مقصد ہے لیکن اسکا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ بدقسمتی سے دونوں ہلاک ہو جائیں، دونوں محفوظ رہیں یا یہ کوشش رائیگاں جائے۔

کنفیوشس Confusious ایک قدیم چائنیز فلاسفر تھا۔ اسکی تعلیمات اسکے طالب علموں نے اخذ کر کے لن لو (Lun Yu) نامی کتاب یا (انگلش اینالیکٹس English Analects) میں خصوصی طور پر تحریر کیا ہے۔ کنفیوشس Confusious نے بات کی اہمیت پر خصوصی زور دیا ہے کہ مناسب اور صحیح اخلاقی برتاؤ پر عمل کے ذریعے اخلاقی بلندی حاصل کی جا سکتی ہے اسکی تعلیمات میں خاندان کو خصوصی مقام حاصل ہے جس میں والدین کیلئے پسرانہ فرائض کی ضمانت شامل ہے۔ باپ بیٹے کا رشتہ پانچ تعلیمات

ان پانچ تعلیمات میں باپ اور بیٹے، حاکم اور وزیر، شوہر اور بیوی، بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی، دوست اور دوست کے درمیان تعلقات شامل ہیں۔ یہ ڈھانچہ کنفیوشس Confisious کا وضع کردہ ہے اور اسکا مشرقی ایشیا (East Asia) کی ثقافتوں اور ممالک پر گہرا اثر ہے۔

بدھا (Budha) کا اصل نام گوتما شکیامنی (Gautama Shakyamuni) تھا، جو اندازاً چھٹی صدی قبل مسیح (6th Century BC) میں نیپال میں پیدا ہوا۔ گوتما Gautama دولت مند گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔ اسکے والدین نے سب سے پہلے اسکے سامنے بیرونی دنیا کی ناپسندیدہ اور ناخوشگوار تصویر سے / روشناس کرایا۔ آخر کار گوتما Gautama نے اپنی حقیقی زندگی میں اس کا سامنا کیا۔ مثلاً بیماری، غربت، بڑھاپے کی تکالیف اور محرومیاں وغیرہ۔ ان تمام چیزوں نے اسے تکالیف اور پریشانی میں مبتلا کیا جسکے نتیجے میں اس نے دنیا میں تکالیف اور پریشانیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کی جانچ اور اسکے خاتمے کیلئے پروگرام وضع کیا۔

اسکی تعلیمات کا مرکزی نقطہ ہے کہ کوئی بھی شخص اپنی زندگی میں محرومیوں، پریشانیوں اور مسائل کے چکر سے آزاد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ وہ دوبارہ اس دنیا میں پیدا ہوا اور دکھ تکالیف اور مسائل سے آزادی کیلئے جستجو جاری رکھی۔ (کرما Karma) بدھا Buddah کی تعلیمات کا مرکزی نقطہ محرومیوں اور پریشانیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل، اسباب اور انکو کم یا ختم کرنے کے طریقوں پر ہے بدھا Buddha کی اصطلاح عام معنوں میں ان افراد کیلئے بھی استعمال میں آتی ہے جو پریشانیوں اور محرومیوں کے دائرہ سے آزادی دلانے کیلئے کوشش اور جستجو کر رہے ہیں۔

بدھ ازم Buddhism کی دو اہم شاخیں ہیں

(۱) ٹیراوڈا، نمائندوں اور قائدین کا اسکول (Theravada)

(۲) ماہینا، بڑی سواری (Mahayana)

مشرقی ایشیا میں بدھسٹ اخلاقیات کا بہت زیادہ اثر ہے اخلاقیات پر فائدے مند اور کتب یا مواد درج ذیل ہے۔

(۱) اسلام کے پانچ ستون (Five Pillors of Islam)

(۲) ٹین کمانڈمنٹ آف جوڈا ایسم (Ten Commandments)

(۳) بدھا کے عقل و دانش کے آٹھ راستے (Buddha's Eight forld Path to Wisdom)

(فلاسفی کی مزید مثالوں کیلئے مغربی اور مشرقی مذاہب پر اخلاقیات اور مذہب سے متعلق کتابوں اور لٹریچر کا مطالعہ کیجئے۔)

اخلاقیات کا ایک اور متبادل نظریہ جسکی بنیاد فرائض پر ہے اسے امینول کانٹ (Immanuel Kant) کے کام سے اخذ کیا گیا ہے حلانکہ اس نے کرسچن پس منظر میں تحریر کیا ہے۔ مثلاً افادیت پرستی (Utilitarianism)، جہاں اسکو سیکولر (Secular) دلائل / ثبوت دیئے ہیں جسکی وسیع اطلاقی حیثیت ہو سکتی ہے۔

کانٹ نے اپنی کتاب عملی اسباب پر تنقید (Critique of Practical Reason) میں دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ اخلاقیات کی بنیاد، روایتوں، الہام، متفق ہونا، جذباتیت اور رویوں مثلاً ہمدردی کے بجائے خالص اور حقیقی اسباب پر ہے۔ فرانسس بیکن (Francis Bacon) کی روایت میں ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ اس نے اپنی کتاب آف لو (Of Love) میں تحریر کیا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ محبت کے ساتھ فہم اور دانش بھی برقرار رہے۔ کانٹ انسان کو ایسی مخلوق تصور کرتا ہے جن میں مقصد اور خواہشات سے مقابلہ کرنے کی آزادی اور معقول مقاصد اور قدروں کے مطابق عمل کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اس نے مزید کہا ہے کہ ہمیں سلسلہ وار تاکیدی احکامات کے ذریعے لازمی طور پر فرائض کی بجا آوری کیلئے عمل کرنا چاہئے۔ میں کبھی غیر ضروری عمل نہیں کرنا چاہتا، سوائے اس طریقے کے جس کے ذریعے میرے ادا کئے ہوئے جملے، مقولہ اور ارشادات عالمگیر قانون (Universal Law) بن سکے۔ عمومی طور پر کانٹ کے نظریے میں برعکس یا مختلف اصول و فرائض (Conflicting Obligation) کی موجودگی کی صورت میں عمل کرنے میں مشکل ہو جاتی ہے، اگر دونوں ہی حقیقی اور مکمل ہوں مثلاً دو قول / وعدہ / عہد کے درمیان جبکہ دونوں ہی حقیقی اور مکمل ہوں۔

کانٹ (Kant) کا ایک اور مشہور فرمان ہے کہ ہر شخص سے ایسا برتاؤ کرنا چاہیے جس سے ذمہ داری اور حقیقی مدد ظاہر ہو نہ کہ صرف مطلب کیلئے اچھا سلوک کیا جائے، اس نے اپنے نظریے میں یہ تبدیلی کی کہ محبت کے بغیر بھی مہربانی اور مدد کی جا سکتی ہے۔ عقیدہ اعلیٰ اخلاق (Doctrine of Virtue) میں تحریر کیا ہے کہ کسی فرد کو محدود عزت دینے سے انکار، اور اسکی کم قدری کرنا / ذلیل کرنا صرف اپنے مطلب اور مقصد کیلئے، اور دوسری طرف اپنے مقصد اور مطلب کیلئے پیار اور محبت کرنا بھی اچھا عمل نہیں ہے۔ اگر دوسرے کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آیا جائے اور ساتھ ہی اسکی مدد کیلئے بھی آمادہ ہو تو یہ اخلاقی طور پر قابل قبول عمل ہے۔ کانٹ مہربانی / مدد کو محبت کے مقابلے میں زیادہ بہتر تصور کرتے ہیں۔

الہامیات اخلاق کی بنیادیات (Foundation of the Metaphysics of Morals) میں تحریر کرتے ہیں کہ محبت ایک رجحان یا لگاؤ ہے جسکو اپنے اختیار میں کرنا مشکل ہوتا ہے۔لیکن کسی کے ساتھ مہربانی کرنا فرض ہے، جہاں کوئی لگاؤ/رغبت کی ترغیب بھی نہ ہو حتی کہ یہ فطری اور نا قابل فتح (Unconquerable Aversion) نفرت کے خلاف بھی ہو۔ یہ ایک عملی محبت ہے نا کہ جسمانی، جو رجحان اور احساسات کے بجائے رضامندی پر منحصر ہوتی ہے۔ اسکی بنیاد اصول اور عمل پر ہے اور یہ سمندر کی چھوٹی کشتی (Tender Sympathy) کی طرح نہیں جسے اکیلے ہی چلایا جاسکے۔

سوال نمبر۲: کیا آپ نے اخلاقیات سے متعلق قدیم کتب کا مطالعہ کیا ہے؟ مثال کے طور پر جے ایس مل (J. S. Mill) کی کتاب: جوافادیت پسندی کے نظریے (Utilitarianism) سے متعلق ہے، یہ کتاب صرف سولہ صفحات پر مشتمل ہے۔ہم اخلاقیات (Ethics) پر کچھ ایسی کتب کا مطالعہ بھی کرسکتے ہیں جو کہ یونان اور چین میں ڈھائی ہزار سال قبل تحریر کی گئیں۔آپ یہ کیوں خیال کرتے ہیں کہ یہ تحریریں اتنے لمبے عرصے تک موجود کیسے ہیں؟

عالمگیر اور مقامی اخلاقیات (A2.3 Global and Local Ethics)

ماحولیاتی تحریک (Environmental Movement) میں ایک مشہور اور پسندیدہ محاورہ یہ ہے ''عالمگیر سطح پر سوچیے، مقامی طور پر عمل کیجیے (Think Globally, Act Locally)'' کئی چھوٹے بڑے مسائل ایسے ہیں جن پر اخلاقی تجزیے کا اطلاق کیا جاسکتا ہے آپ ایسے مسائل سوچ سکتے ہیں جن کا تعلق صرف ایک شخص سے ہوتا ہے، ہم عالمگیر مسائل پر سوچ پیدا کرسکتے ہیں اس کی ایک مثال اوزون تہہ (Ozone layer) کا کم ہونا یا تخفیف ہونا جس کے نتیجے میں ماحول میں بالائے بنفشی شعاعیں (U.V Radiation) میں اضافے سے تمام جاندار نامیے متاثر ہونگے۔ یہ مسئلہ انفرادی مل سے حل ہوسکتا ہے اگر صارفین (Consumers) کیلئے متبادلات موجود ہوں، ہمیں ایسی کیمیائی اشیاء کا استعمال ترک یا کم کردینا چاہئے جس سے اوزون تہہ میں کمی واقع ہورہی ہے جبکہ مسائل کے مکمل خاتمے کیلئے عالمگیر سطح پر اقدامات کی ضرورت ہے۔ مونٹریال مسودہ (Montreal Protocol) جو ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایسی اشیا جن سے اوزون تہہ متاثر ہورہی ہے انکی پیداوار روک دیں، یہ ایک عالمگیر ماحولیاتی اخلاقیات کی مثال ہے۔

ایک اور مسئلہ گرین ہاؤسز کی گرمی کا ہے جو خالصتاً توانائی کے اخراج کا نتیجہ ہے۔ گو کہ ہم حکومت اور صنعتی اداروں سے امید کرسکتے ہیں کہ وہ گرین ہاؤسز سے گیسوں کے اخراج کو کم سے کم کرنے کیلئے بہتر پالیسیاں بنائیں جس سے ماحول اور صحت پر انکے پڑنے والے مضر اثرات کو کم سے کم کیا جاسکے۔ یہ مسئلہ انفرادی عمل سے صرف اس طرح حل ہو سکتا ہے کہ ہم توانائی کا استعمال کم سے کم کردیں۔ ہم یہ اسطرح کرسکتے ہیں کہ غیر ضروری روشنیاں بند رکھیں، بجلی زیادہ پیدا کریں، ایسے گھر بنائیں جن میں سہولتیں موجود ہوں اور جہاں ضرورت ہو وہاں دروازے بند رکھیں۔

یہ تمام سادہ طریقے ہیں جسکو ہر ایک کو لازمی طور پر کرنا چاہئے۔ اگر ہم اپنے کرہ (Planet) کے مستقبل کی طرف سے فکرمند ہیں حال ہی میں فوری طور ہم اپنے طرز زندگی میں تبدیلی لاکر تقریباً 50 سے 80 فیصد توانائی کا استعمال کم کرنا ہوگا۔ اس سلسلے میں نئی ٹیکنالوجی ہماری مدد کرسکتی ہے لیکن طرز زندگی میں تبدیلی فوری طور پر اثر ہوسکتی ہے۔ عالمگیر شہری کو اس بارے میں (Conscious) ہونا چاہئے کہ ذرائع (Resource) کو کس طرح استعمال کریں۔

اکثر اوقات اگر ہم کچھ عمل کرتے ہیں، تو دوسرا عمل کرنے میں آسانی محسوس کرینگے۔ یہاں ایک چکنے ڈھلواں کا خیال ذہن میں لانا یہ تصور پیش کرتا ہے کہ ڈھلوان ایسی جگہ ہے جہاں ایک دفعہ قدم لڑکھڑا جائیں تو دوبارہ جم نہیں سکتے وہ اشیا جو ہم اس وقت استعمال کررہے ہیں اگر ان سے براہ راست کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا ہو، اسطرح جب کسی چیز کو قبول کرلیتے ہیں تو دوسری چیز کیلئے خط کھینچ دیتے ہیں، لیکن بعض اوقات بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ خط تنسیخ (Line) قائم کی ہے۔

حیاتی اخلاقیات کے تاریخی نظریات (A2.4 Historical Theories of Bioethics)

حیاتی اخلاقیات پیغام (Word) اور نظریہ تصور (Concept) دونوں معنی رکھتا ہے۔ یہ پیغام اور تصور 1970 میں اس وقت سامنے آیا جب اسکو پہلی مرتبہ انگریزی میں وان آر پوٹر نے اپنی کتاب حیاتی اخلاقیات (Bioethics) میں استعمال کیا یہ مستقبل کیلئے ایک پل/سواری۔ (A Bridge to the Future) ہے۔ لیکن یہ تصور انسانی ورثے (Human Heritage) میں بہت پہلے سے موجود ہے اور اس میراث/ورثہ کو تمام ثقافتوں اور مذاہب کے علاوہ پوری دنیا کی قدیم تحریروں (Ancient Writings) میں بھی اسکا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن حقیقت میں ہم حیاتی اخلاقیات کی بندا سے متعلق یہ معلوم کرنے کیلئے پیچھے (Back) جانا نہیں چاہتے کہ یہ کب شروع ہوئی اسلئے کہ انسان اور انکی سوسائٹی کے درمیان تعلقات، حیاتیاتی کمیونٹی کے اندر اور قدرت اور خدا (God) سے بہت پہلے مرحلے پر قائم ہوئے ہیں جسے ہماری تاریخ نہیں بتا سکتی

حیاتی اخلاقیات کو تین طرح سے دیکھا جا سکتا ہے۔

(۱) بیانیہ / تعریفی حیاتی اخلاقیات (Descriptive bioethics) اس میں مشاہدات اور انکی بیانیہ توضیح میں یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ عوام زندگی کو کس طرح دیکھ رہے ہیں ور ان کے باہمی اخلاقی روابط اور ذمہ داریاں دیگر جاندار نامیوں سے کیسے ہیں۔

(۲) ہدائیتی حیاتی اخلاقیات (Prescriptive bioethics) ہمیں مطلع کرتی ہے یا دوسروں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتی ہے کہ اخلاقی لحاظ سے اچھا اور برا کیا ہے اور اس سے متعلق فیصلہ کرنے کیلئے کن اہم اصولوں کو زیادہ اہمیت دینا چاہئے اس میں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں اور کچھ چیزوں کے حقوق کیا ہیں اور ان سے متعلق فرائض سے بھی آگاہی فراہم کی جاتی ہے۔

(۳) روابطی حیاتی اخلاقیات (Interactive bioethics) اور پر دیے گئے 1 اور 2 سے متعلق ہے اس میں عوام کے درمیان، سوسائٹی کے گروپس اور کمیونٹی کے درمیان بحث ومباحثہ شامل ہوتا ہے۔

ترقی کے گُر بتانے اور واضح کرنے والی ہدایتی حیاتی اخلاقیات ہمیں بہتر انتخاب کا موقع فراہم کرتی ہے اور اس سے بھی اگاہی دیتی ہے کہ سوسائٹی اور زندگی کی بہتری کے لیے کن لوگوں کے ساتھ رہ کر کام کرنا چاہیے۔ ہمیں اس سے بھی روشناس کرتی ہے کہ زندگی اور سوسائٹی کی ترقی کے لیے کن چیزوں کا انتخاب کریں۔ جن کی ہمیں ضرورت ہے مثلاً جدید حیاتی ٹیکنالوجیکل (Biotechnological) اور جینیاتی دور (Genetic age) جسکی قبل از حمل شروع ہوکر موت کے بعد بھی ضرورت پڑتی ہے تولید کا وقت، مانع حمل (Contraception) اور شادی کے وقت کا انتخاب نئی بات نہیں ایسی موت جو بلا تکلیف ہو اچھی تصور کی جاتی ہے۔ لیکن یہ ایک پرانی ترجیح ہے جس کو ہم بشر ہونے کے ناطے اب بھی مانتے ہیں۔

ہدایتی حیاتی اخلاقیات کو معلومات فراہم کرنے کے لیے، ہمیں یہ بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ جس حیاتی اخلاقیات کی پیروی کی جاتی رہی ہے وہ موجودہ حیاتی اخلاقیات سے کس طرح مطابقت رکھتی ہے۔ مثال کے طور پر عوام کے ذریعے عوام کے لئے حیاتی اخلاقیات کا تصور۔

حیاتی اخلاقیات کی ہم کئی تعریفیں تجویز کر سکتے ہیں سب سے سادہ تعریف یہ ہے کہ اس میں اخلاقی مسائل جو زندگی سے متعلق ہوں ان پر اٹھنے والے سوالات پر غور کیا جاتا ہے۔'' حیات BIO'' اس میں ماحولیاتی اخلاقیات (Environmental Ethics) طبی اخلاقیات (Medical Ethics) سے متعلق تمام مسائل کے ساتھ ان سوالات کو بھی شامل کرتے ہیں جن کا ہمیں ہر روز سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ''جس طرح ہمیں کیا غذا کھانی چاہیئے''۔ ''غذا کس طرح نموکی جاتی ہے''۔ ''ہمیں کہاں رہنا چاہیئے''۔ ''اور ہمیں کس حد تک اپنے مزاج میں تبدیلی لانا ہوگی'' اور '' ہم اپنی زندگی کے معیار کو اپنی زندگی اور دوسروں کی زندگی اور کمیونیٹی سے محبت میں اضافے کے ساتھ کس طرح متوازن رکھیں گے۔'' ساتھ رہنے والے جاندار بشمول انسانی مخلوق کے ساتھ آپ کے تعلقات کیا ہوں گے؟ اس سے زیادہ آپ اپنے ذہن سے کیا سوچ سکتے ہیں۔ حیاتی اخلاقیات کی تعریف کے مناظرے اور دلائل کی تاریخ پر، جینز (Genes)، ماحولیاتی اور سماجی طاقتیں دونوں ہی اثر انداز ہوتی ہیں جو اس کو شکل دینے کے علاوہ ان جینز کو افراد، سوسائٹی اور ثقافتوں کی شکل دینے میں مصروفِ عمل ہے اب ہمارے پاس یہ صلاحیت بھی موجود ہے کہ ہم نہ صرف اپنے جینسز بلکہ ہر نامیوں کے جینز میں تبدیلی لانے کے علاوہ کرہ عرض کے ایکوسسٹم کے نقشہ میں بھی ترامیم لا سکتے ہیں، اس عمل میں بائیوٹیکنالوجیکل طریقوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگی۔ لیکن اس سے متعلق کچھ سوالات اور تحفظات بھی ہیں کہ نئی ٹیکنالوجیز ایکوسسٹم کو متاثر بھی کر رہی ہیں۔ نئی ٹیکنالوجی حیاتی اخلاقیات سے متعلق ہماری کسی بھی سوچ اور خیال میں کمی واقع نہیں ہونے دیتی یہی وجہ ہے کہ حیاتی اخلاقیات سے متعلق تحقیق کو پروان چڑھنے میں گزشتہ چند دھائیوں میں تحریک ملی ہے۔ ماضی میں اس قسم کے بہت سارے سوالات کو سادہ الفاظ میں اخلاقیات کہا جاتا تھا۔ لیکن اب مشہور مباحثوں اور تقاریر میں حیاتی اخلاقیات (Bioethics) کی اصطلاح وسیع پیمانے میں استعمال ہو رہی ہے۔

محبت اور اخلاقیات (A2-5 LOVE AND ETHICS)

زندگی سے محبت، حیاتی اخلاقیات کی ایک سادہ اور مکمل تعریف ہے جو تمام پہلوؤں کی حصار بندی کرتے ہوئے، دنیا کے تمام افراد کے لئے عالمگیر حیثیت کی حامل ہے۔ محبت ایک حیاتی ورثہ (Biological Heritage) ہے۔ جو قدرت نے ہمیں وراثت کے ذریعے عطا کیا ہے۔ یہ ہمارے وجود میں وہ صلاحیت پیدا کرتی ہے جس کے ذریعے ہم خود غرضی، مطلب پرستی کو زیر کر سکتے ہیں تا کہ معاشرے اور کمیونیٹی میں موجود ہم آہنگی کو نقصان نہ پہنچے سماجی ورثے سے بھی ہمیں محبت حاصل ہوسکتی ہے کیونکہ سوسائٹی ہمیشہ اس کوشش میں لگی رہتی ہے، کہ افراد اور کمیونٹی کے درمیان ہم آہنگی برقرار رہے۔ محبت ہمارے روحانی ورثے (Spiritual Heritage) کا ایک پیغام بھی ہے ہر ثقافت میں یہی کہا گیا ہے کہ خدا (God) کی صفت میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔

اخلاقیات سے محبت کا تصور بھی جھلکتا ہے، جو فیصلوں اور انتخاب میں فوائد اور خطرات کو متوازن رکھتا ہے۔ اصولوں کو متوازن رکھنے کے لیے ''ذات سے محبت'' (آزادی Autonomy) ،'' دوسروں سے محبت '' (انصاف Justice) ''زندگی سے محبت'' (کوئی نقصان نہیں Do no harm) اور اچھائی سے محبت (فوائد Beneficience) ، یہ ہمیں ایک سواری فراہم کرتی ہے جس سے ہم زندگی سے محبت کو اپنی اقدار اور خواہشات کے مطابق ظاہر کرتے ہیں جبکہ آخر میں زندگی کو ایک سادہ حقیقت پر چھوڑ دیتے ہیں، کیوں کہ اکثر اوقات ہماری مشکلات اور مسائل میں کوئی سیاہ اور سفید (Black and white) نظر نہیں آتا۔ لیکن حقیقی زندگی میں حالات /واقعات کو سادہ طریقے سے سیاہ اور سفید پس منظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک سوسائٹی کے طور پر ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم عالمی سطح پر ہونے والی ترقی اور وسعت کو جس حد تک چاہیں محبت اور خوش دلی کے ساتھ قبول کریں۔ لیکن جب دوسرے کو تحفظ اور مدد فراہم کرنے کا موقع آتا ہے تو ہم محبت کی روح کو ہی یاد کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ کہتی ہے کہ ہمیں پرکھا نہ جائے۔

ایمفی ڈوسل (Empedocles) (جو سسلی (Sicily) میں 5 ویں صدی قبل مسیح میں رہتا تھا) وہ یہ خیال کرتے تھے کہ دنیا میں کچھ مثبت طاقتیں موجود ہیں جن میں محبت اور نفرت، ہم آہنگی اور ناموافقیت یہ طاقتیں چار عناصر (Element) زمین، ہوا، آگ، اور پانی کو آپس میں ملانے کے بعد علیحدہ بھی کر سکتی ہیں۔ محبت ان عناصر کے درمیان کشش پیدا کر کے ایک خاص قسم کے فرد کی تشکیل کرتی ہے۔ 1997 میں ایک فلم پانچواں عنصر (The Fifth (Element اس تصور پر بنائی گئی، کہ پانچواں ضروری عنصر محبت ہے ۔ایمفی ڈوسل (Empedocles) چیزوں کے متعلق یہ تصور کرتا تھا کہ محبت اصولوں پر عمل کرتی ہے، جس سے یہ چیزیں آپس میں متحد رہتی ہیں۔

اس مضمون یعنی محبت پر دوسرے مضامین کے مقابلے میں کئی کتب تحریر کی گئی ہیں، کچھ کوٹیشن محبت کے حوالے سے دیئے گئے ضمیمے (Appnedix) میں موجود ہیں۔ دوسروں سے محبت اور اخلاقیات کے اصولوں کی موجودگی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی افادیت عالمی سطح پر ہے۔

ترجمہ

Translated by:

سید اقبال عالم

Syed Iqbal Alam

ایسوسی ایٹ پروفیسر

Associate Professor

شعبہ خرد حیاتیات

Department of Microbiology

فیڈرل اردو یونیورسٹی برائے آرٹس، سائنس و ٹیکنالوجی

Federal Urdu University of Arts, Science and Technology

گلشن کیمپس، کراچی پاکستان

Gulshan Campus, Karachi, Pakistan